

يُضِلُّ مَرِيضًا وَيَهْدِي كَرِيمًا

بعونه تعالى رساله باثبات مولود فاتحه دور و دوزیات قسبور الموسوم تحفته المسلمين جواب غراب الهند

A circular decorative element featuring a dense floral pattern in shades of green and gold. Overlaid on this pattern is the Arabic calligraphic text "الحمد لله" (Alhamdulillah), which translates to "Praise be to God". The text is written in a stylized, elegant script.

من تصنیف المیرزا ولد میرزا حسین اسرار صاحب بیاض و شمس جناب چوئی مرزا صاحب دام اقبال

دارمطبع حسن طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۴۳۱ھ
۲۲ III ص ۱۴

عبد محمد خدا و نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کمترین بندگان خلیفہ امجد فوارہ
 ولد حبیب اسکنر صاحب متوفی بحجاب منکرین حدیث سلف و خلف کے جذبات
 صبیح معرض تحریر میں لائے تاکہ سترابی انکی شریعت محمدی نظام ہر جاوی اور
 کہ یہ لوگ تابع شریعت بنوی کی نہیں ہیں بلکہ تابع شریعت عبدالوہابی کی ہیں
 کہ جب کو تمام علماء مکہ فی حکم سلطان روم کی قتل کیا اور انکو کلاب النار قرار دیکر متاریف
 چنوا و با تفصیل ذیل اس حال اور صحت اس مقال کے پیچ کتاب شامی در المختار کی موجود
 واضح ہو کہ بالفضل جو بعض منکرین مولود فاتحہ و درود و زیارت شامی و بیانیہ
 نو مسلم صاحب کے فرضی تقریر بطور خود قیام کر کے چھپوائی ہے شاید کہ وہ اس حدیث
 احداثی امنا هذا اليس منه فہو کی ضمیر کے سنہ بخوبی سمجھی نہیں ورنہ وہ بر حقیقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نسبت ان امور کی چون ارشاد فرمایا ہے موجب
 روایت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ جو چیز نئی پیدا کی گئی اور مخالف ہو قرآن و سنت یا
 اجماع یا اثر کی پس وہ بدعت ضالہ سیفہ ہے اور جو چیز نئی پیدا کی گئی نیکی میں سے
 اور نہیں ہے مخالف ان چیز و نہیں سے پس وہ محمودہ فقط اور فرمایا رسول خدا
 فی حدیث و ما راہ المسلمان محسناً فهو عند اللہ حسن و ما راہ المسلمان قبیحاً فهو عند اللہ
 قبیح انتہی یعنی جو چیز کہ دیکھیں اوسکو مسلمان نیک پس وہ نیک ہے نزدیک اللہ کی
 اور جو چیز کہ دیکھیں مسلمان اوسکو برا پس وہ بری ہی نزدیک اللہ کی اور فرمایا نبی خدا
 صلوات اللہ علیہ یجمع امتی علی الضلالتہ یعنی نہیں جمع ہوگی مسیاری گمراہی پر
 مسلمانوں نے اوسپر اور راہ مسلمانوں کی حق ہی ساتھ دلیل حدیث کے اور فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث من سن فی الاسلام سنۃ حسنة فله اجرھا و اجر
 من بعد علیہا من بعدہ من چاروں نیقض من اوجو رہم شئی انتہی یعنی جو شخص
 پیدا کرے پیچ اسلام کے طریقہ نیک پس واسطی اوسکی ثواب اوسکا ہی اور جو پیدا کرے
 راہ بد پس واسطی اوسکی ضرر اوسکی ہے اگرچہ کل بدتہ ضالہ کا حکم عام تھا لیکن عتبار
 تفسیر لیس نہ اور تواردان احادیث کے خاص کر دیا گیا یعنی جوئی چیز کہ موافق نہ ہو
 نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بدعت ضالہ اب کچھ جای متعرض باقی نری اور اسطرح تو راہ او

کلاشی یعنی وہی لیکن بلیس کو تمام چیزیں پس اس سے کو تمام اور مراد خاص سن
 و موصوبی بلیس سے اور چنانچہ مطابق اسکی ایک حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے لحدۃ
 السود ادواء یعنی کلوجی و دوا ہی کل بیماری کی اندر مضمون است ہم ان سلمانان کو
 امراض مختلفہ میں برب ادویات دیگر انواع قسم کی علاج کرتی دیکھتی ہیں پس بموجب
 قول قوم طاعینہ اس حدیث پر سیکھا عمل نہ ہا باز اقدم بطلب چنانچہ قولہ تعالیٰ
 انفسکم لعلکم تتقون پس انعقاد مجلس مولود شریف خاص کار خیر میں داخل ہے کوئی بات
 اس میں بدعت ضالہ کی دریافت نہیں ہوتی اور نہ کسی جا پر قرآن اور حدیث میں خالص
 مجلس مولود کرنیکی ممانعت ثابت ہوتی ہے بلکہ قدیم سی اسپر اتفاق و اجماع تمام علماء
 معظمہ رہا ہے جیسا کہ پہلے کتاب تنویر فی مولود شریف کی آیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
 روایت ہے کاذیحدث ذات یوم فی بیتہ و قال ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم یقع
 فنبشرون و یحرون و اذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکملہ لکم شفاعتی انتم ہی ابن عباس رضی
 اللہ عنہما بیان کرتی ہیں ایک دن اپنی گھر میں حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سامنے ایک قوم کی اور وہ قوم آپکی بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد
 کرتی تھیں کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسبکھ ہوا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوئے
 مجھے شفاعت منہاری اور اسی کتاب میں دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف کے

یہی حدیث عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مرعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام انصاریہ
 وقایع ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبائہ وعشیرتہ ویقولہ ہذا الیوم ہذا الیوم فقال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فتح علیک ابواب الجحیم والملائکہ یستغفرون انتہی معنی ابی الدرداء صحابی
 کہتے ہیں کہ گیا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر عام انصاریہ کی وہ سکھارہا
 وقایع ولادت آنحضرت کی اپنی بیٹوں اور کہنی کو اور کہتا تھا کہ یہی دن یہی
 دن پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہو لی اللہ
 اوپر تیری دروازہ رحمت کی اور واسطہ تمہاری استغفار کرتی ہیں ملائکہ انتہی
 میں مولود شرف قیاس حاویث اور اصحاب اور تابعین اور علمائے سنیہ قیدوں کے
 نہایت ہووی من بعد اوسکو حرام یا مکروہ کہنا چہ معنی دار و اور خود خدا تعالیٰ نے مولود
 موسیٰ علیہ السلام کا سورہ قصص میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا سورہ مریم میں اور بیان مولود
 ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب سیرت شامی اور جزیری اور تلمسانی اور ماوروی
 اور نووی اور عسقلانی اور امام غزالی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور ابن جوزی رحمہم
 وغیرہ فی الکتاب اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی فی مباح البنوت میں اور شاہ ولی اللہ
 اور شاہ عبد الغزیز صاحب اسپر اہل کرتی رہی ہیں چنانچہ ثبوت اوسکا تفسیر سورہ
 طہ میں یہی چنانچہ ان اوسکو حرام یا مکروہ کہنا کہ اپنی عاقبت گندی اور فراب کرتی ہیں

کہ انکو یہ خبر پہنچی کہ قدیم سی اجماع اہل سنت و جماعت کا اوپر القاد و محفل مولود
 شریف کی ہے اور کسی حنفی اور حنبلی اور شافعی اور مالکی مذہب کے اوکو مثل و ماہیہ طانیہ مجذوبہ کے
 حرام تو کہا بلکہ کہ وہ نہیں لکھا ہی المتیہ ایک فاکہانی ناکہانی فی حالت پیری میں اسکو
 بسبب ضعف و مانع کی سخت عقل ہو گئی تھی بیان مولود شریف میں کچھ دہم مارا ہے
 چنانچہ شیخ جلال الدین بلوچی اور محدثین نے وہ جواب دندان شکن اسکو دی ہیں کہ جب اسکو کتابوں
 دیکھی تو معلوم ہو کہ کس قدر اوپر نادانی فاکہانی کی اغراض کے ہیں اور اصل مولود شریف کے
 احادیث ثابت کی ہے پس اس سچا رہ کو سوای تابعداری اجماع کی کیا چارہ قول شاہ
 عبد العزیز صاحب اوزنیر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قس سسرہ در جواب سنا بیٹے
 کہ استفتاء از مجلس محرم و مرثیہ خوانی نموده افادہ فرمودہ کہ در تمام سال و مجلس و رخا
 فقیر متعقد میشود اول کہ مردم روز عاشورہ یا یکد و روز پیش ازین قریب چہار صد یا
 پانصد بلکہ قریب ہزار کس فیادہ اذان فراہم می آیند و در و می خوانند بعد از انکہ
 فقیر می آید می نشیند و ذکر فضائل حسین کہ در حدیث شریف و اروشدہ و در بیان
 و انچه در احادیث اخبار شہادت این بزرگان و تفصیل حالات و بدائی قاتل الشیطان
 و اروشدہ تیر بیان کردہ میشود و دین ضمن بعض مرثیہ کا از خبر مردم یعنی جن و پرے
 کہ حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شہیدند نیز مذکور میشود و خوبہا خوش کہ حضرت ابن عباس

و دیگر صحایب و بیده اند و دلالت بر وفات آمده مزاج مبارک جناب حضرت رسالت مآب
گشتند و گور میشود بعد از آن ختم قرآن و پنج آیه خوانده بر حاضر فاتحه نموده می آید و درین بین
اگر شخصی خوش الحان سلامی خواند یا هر شیئی شروع نمود اکثر حضار مجلس و این تقصید را
هم رقت و کمال اتق میشود نیست قدری بعل می آید پس اگر خیر باشد و فقیر بهین
وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بر آن اصلاً نمیکرد و باقی ماند مجلس مولود و حضرت
پس حالت نیست که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول که مردم موافق معمول
فرامی شدند و در خواندن عز و د شریف مشغول گشتند و فقیری آمد و بعضی از
احادیث و فضائل آنحضرت صلی الله علیه و سلم مذکور میشود بعد از آن ذکر ولادت
باسعادت بیان می آید و بندی از حال ضایع و حلیه شریف و بعضی از آثار که در
او آن بظهور آمد بمعرض میان می آید پس بر حاضر طعام یا شیرینی یا نانکته خوانده می
آید بجا شیرین مجلس میشود و علاوه زیارت مولی مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم
تیرمولی قدیم است اشقی کلامه الفاضل عبدالغفری قدس سره او فرمایا مولوی عاق
صاحب نامه مسائل مین پنج سوال عرض و قیاس بر مولود شریف غیر صحیح است زیرا که
در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و مسرور است
و در شرع اجتماع بر فرحت و مسرور که خالص از بدعات و منکرات باشد آمده

و برای اجتماع خزن و شتر و شایب نشسته و فی الواقع فرحت مثل ولادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم در دیگر افراسیت پس دیگر یار این قیاس صحیح نخواهد شد تمام شد قول مولو
اسمیل بن دیکو کہ یہاں ہے مولو یصاحب صوفی پنج کار خیر عرس شایخ منہیات بن دلیر کی مگر
مجلس مولود کو جائز فرمایا استی اور این حاجہ غیرہ فی ہرگز واسطہ انعقاد مجلس مولود کی منع نہیں کیا
ہی البتہ مجلس مولود میں چیز ذکر اللہ و احادیث و معجزات و کلمات کے دوسری و اسیا مثل
چرس و نیگ و حقہ و شراب و غیرہ موجود نہونی پائی اور صرف مال یتیم عمل میں نہ آئے
چنانچہ یہ چارہ امور ات کو ہر وقت و ہر حال میں حکم مانت حال ہے پھر خصوصیت
ساتھ مجلس مولود کی کیا رہی اور یقین کہ جسکو کار خیر انعقاد مجلس مولود و شریف کی توفیق
ہوگی وہ ہرگز ان امور ات و اسیا محرمات کو جائز و درست نہ سمجھتا ہوگا اور
قطع نظر ازین معاملات دینی میں اہل مکہ و مدینہ قابل سند اور لائق استدلال ہیں
کسوا علی کہ وہیں سے اسلام جاری ہوا اور اسی جا آخر کو سمٹ کر چلا جاوے گا پس وہ جاکہ
خاص باتفاق اہل مکہ مدینہ میں مجلس مولود منعقد ہوتی ہو پھر اور و ملو کیا مجال دم زنی ہے
یا رو جای منوس اور مقام انصاف و غور ہے کہ حب کفار بروز سجات و تخلصی
موسمی کی روزہ رکھیں اور ابولعب سا کا فر سبب آزاد کرنی تو بیہ ندی بشارت
رسال میلاد شریف کی بروز و شنبہ غدا اب دوزخ سے تخفیف پائی و اسے

بر حال نو مسلمان امتی آنحضرت صلعم کی کہ تبارح بارہویں شہر ربیع الاول یوم
 ووشنبہ کو نہ یاد رکھیں اور اوس روز محفل خستہ مولود شریف جمع کر کی باطنہا زکریا معجزات
 وکرامات آنحضرت صلعم خوشی نمکین اور لوگون کو داخل حسناات نکرائیں لو ^{ضفا}
 اگر موجب قول نو مسلمانان کی قرون ثلاثہ میں یہ امر کثرت ساتھ اس سبب مجموعی کے
 نہوا سہی تا ہم مجلس مولود کسید طرح بدعت ضالہ و سلینہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر مانند مجلس
 مولود ہر ایک بدعت حسنہ و واجیہ مندوبہ و مباحہ بدعت سلینہ و ضالہ ہو جاوین تو
 یہ تمام بدعت ہای مفضلہ ذیل مثل تعمیر مدرسہ و مساجد و خانقاہ و حوض و در مسجد
 و تعلیم اصول فقہ و علم حرج و قدح حتی کہ نام خدا لینا باعتبار لفظ فارسی کی بدرجہ اولیٰ
 محرمہ و سلینہ ہو سکتی ہیں کہ جنکو صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ فی نہایت حسن مطابق
 دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فرمایا یہ کمال تعصب و ابلہ فزی کے
 بات کہ نوکری مدرسہ و خورش سو و ختم صحیح بخاری بموجب عمل قطب الدین افشا
 و صرف مال یتیم کہ جو قطعی ناجائزی حلال کر لیا جاوی اور خاص اعتقاد مجلس میلاد
 شریف حرام ٹھہری وقت تذکرہ النخیر الوالات با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 قیام کرنا مختار مجلس میلاد میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ تعظیم آنحضرت میں خود
 تعارف تاجی آیت و ما ارسلناک شاکھدا و صلیتک و نذرا یستویوا باللہ و رسولہ

وَعَنْهُ وَتَقَرُّوْهُ وَتَسْتَحْوِوْهُ بِكُرَّةٍ وَكَفَّارَةٍ اِنْتَهَى ہستی ہے تحقیق پہچانتی ہو
ای محمد گواہ افعال و اقوال امت کا تمہاری و خوش خبری دینی والا اور ڈرائیوالا
تا ایمان لاوی امت تمہاری ساتھ اسد اور رسول اسکی کے اور تعظیم کریں وہ
لوگ اسکی اور بزرگ جانین اس رسول کو اور ساتھ پاکی کے یاد کریں الصدقا
نارین ہر صبح و شام ۱۲ ایضاً و قوله تعالیٰ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ
یعنی جی اطاعت کی خدا کی رسول کے پس تحقیق اطاعت کی خدا کی اور تعظیم
آنحضرت صلم کی احادیث بھی ثابت ہی حدیث عن ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يَخْلُفُنَا إِذَا أَقَامَ قِيَامًا مَحْتَجًّا زِلَّةً
فَكَانَ يَنْوِي أَنْ يَرْجِعَ اِنْتَهی یعنی تھی رسول بیٹھی ساتھ ہماری مسجد میں
باتیں کرتی تھی ہر کسی پر کھڑی ہو جاتی تھی یہاں تک کہ دیکھ لیتی تھے او کو تحقیق و خل
ہو گئی ہیں گرمین بعض کے پیوں اپنی میں اور نیز موجب قول امام بزرگجی وَقَدْ
اَشْتَرَسَ الْقِيَامَ عَنْهُ ذِكْرُ مَوْلَاةِ الشَّرِيفِ اَمَّا ذُو الرِّوَايَةِ وَرَوَاهُ وَطَوَّبَ مِنْ
كَانَ يَقْضِي صَلَاتَهُ مَرَّهً وَفَرَاةً اِنْتَهی یعنی تحقیق مستحب کسی علماء فی قیام کو نزدیک
نور و لاوت شریف آنحضرت صلم کے اماموں فی صاحب روایات اور روایت کے
ایسے مبارکباد ہو جو واسطہ اس شخص کے کہ ہر وہی تعظیم رسول اسد کی مقصود اسکا اور

عرض اوسکی ایسا کہ لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي انتهى یعنی
 نہ بلند کرو تم اور اپنی اور اواز بنی صلعم کے جیکہ تعظیم آنحضرت کی اور وی آیات احادیث
 مندرجہ بالا کی تحقیق و ثبات ہو چکی اور یہ بات بھی حدیث سی ثابت ہی آنحضرت
 و زقیامت کو امت کی حال کی شاید ہوگی بموجب روایت ابن عباسؓ کی حدیث
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجْوَادُ أَهْلِ الْقَدَاةِ يُخْرِجُهَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْمَسْجِدِ
 وَعُرِضَتْ عَلَيَّ نُفُوسُ أَهْلِ الْأَرْضِ ذُنُوبُهَا عَظِيمٌ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ اخُذَ كُلُّهَا
 رَجُلًا ثُمَّ سَبَّحَ رَأَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَبُو ذَرٍّ وَكَانَ ذِكْرُهُ فِي الْمَشْكُوتَةِ يَعْنِي كَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ پیش کنی جاتی ہیں مجھ پر اچھی کام امت
 اپنی کے حتی کہ کاشا کہ کالہ اوسکو آدمی نے مسجدی اور پیش کنی جاتی ہیں بری کام
 امت کی پس نہیں دیکھتا ہونین کوئی بُرا کام کہ وہ بُرا ہو سورہ قرآن شریف
 کہ اوسکو پُر کھر بول جاوی روایت کیا اوسکو ترمذی اور ابوداؤدنی ذکر کیا
 اس حدیث کو مشکوٰۃ شریف میں ایضاً روایت ہی ابی ذر سی قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أَهْلِ مَحَسَنَاتِهَا وَسَيِّئَاتِهَا فَوُجِدَتْ
 فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا أَلَا تَعْلَمُ الطَّرِيقَ وَوُجِدَتْ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا
 الْخَنَازِمَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَكَرِهَ فِي الْمَشْكُوتَةِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا

ابی ذرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کنی جانی تہین مجھ پر اعمال امت میرے
 کی اچھی اور بُری پس پتا ہوں میں اچھی اعمال اونکی میں کانتا کہ دور کر دیا
 رستہ سی اور پتا ہوں میں بُری اعمال اونکی میں تھوک کہنکار مسجد میں کہ نہ دفن
 کری روایت کیا اسکو مسلم نے ذکر کیا اسکو مشکوٰۃ میں باب مساجد میں ایضاً
 اور کہا شامی نے باب گیارہ میں تھوڑا سا پہلی ابواب زیارت قبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کیسے اور جلال سیوطی نے ابتداء میں قال الاستاذ ابو منصور عبد القادر
 البغدادی فی فتاواہ قال المتکلمون المحققون من اصحابنا ان نبینا
 صلی اللہ علیہ وسلم معی بعد وفاتہ وانہ لیتنبشرون بطاعات امتہ ویحیی
 بمعاصیہم انتہی کلامہ میں کہا استاد ابو منصور عبد القادر بغدادی نے اپنے
 فتاویٰ میں کہ کیا اہل کلام محققین اصحاب ہماری نے فیہ اہل سنت جماعت سی
 کہ نبی ہماری صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں بعد وفات اپنی کی اور خوش خبر ہوتے
 ہیں ساتھ نیکیوں امت اپنی کی اور عملگین ہوتی ہیں ساتھ بدیوں امت اپنی
 درحالیکہ یہ بات آیات احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی کہ تعظیم آنحضرت کے
 اور گزندہ کیفیت اعمال است کا اپنی ملاحظہ سی اور خوشنود ہونا آن سرور کائنات
 بدریافت اعمال صالح امت کے اور بخلاف اسکی ناخوش ہونا آنحضرت کا بدریافت

اعمالِ بدامت کی ثابت و محقق ہے پس اندرین صورت اگر کوئی گروہ یا جماعت
 مومنین بیچ کار خیر مجلس مولود شریف کی ہنگام اجتماع خاص ذکر اوس سیلا
 شریف کا کہ حسین تمام ملائکہ روی زمین حاضر و اسنادہ تہی کترین ہوین اور قیام
 کریں تو گویا اونہوں نے پوری اتباع سنت ملائکہ و صحابہ کرام آنحضرت صلعم کا کرکی
 مزاج آنحضرت کا اپنی تابعداری سے نہایت رضامند و خرسند کیا تاکہ آنحضرت
 صلعم کو واضح ہو جاوی کہ حسب طرح بندگان مقبول بارگاہ خدا پسری حیات
 میں مودبانہ تعظیم بدل و جان کرتی تھی اوس طرح اب بعد ممات کی سبب اجتماع
 خاص ذکر خیر سیلا و شریف تعظیماً پیش آتی ہیں اور جملہ حقوق اتباع سنت ہوں
 ملحوظ رکھتی ہیں بخلاف ان بی ادبان و نایبہ طائغیہ کی کہ نفوذ بائسٹل شیطان
 رجیم عدول حکمرسی و دعویٰ مسیری کر کے طوق لغتی پہنتی ہیں اور اپنا گہر جہنم میں
 بناتی ہیں سچ ہی بی ادب بی نصیب با ادب بال نصیب ورنہ کہانا ظاہر ظہام فاحش
 مولود شریف اور سننا ذکر سیلا و آنحضرت صلعم کا بقدر جائز و سنون کی درست
 ہی اور اس طرح قیام حضار محفل سے بوقت اجتماع شہادت و ولادت آنحضرت
 کی باتباع و لحاظ سنت قدیمی کچھ قراحت لازم نہیں آتی کیونکہ اعمال الذیلت
 کی اوی کل کاموں کی سر اور خرافیت آدمیوں پر منحصر ہے پس فوسلمانان

مقرر ہے جو امور اس حسنہ کو بڑا کرتی ہیں یہ اور کئی حدیث میں مذکور ہے۔ اور
 زیارت میں جو باتیں ہیں جو وہ نصاریٰ کی واسطی ہوئی ہے قال النفاقی کانت الہو
 والنصارى یسجدون لنبیہم انبیاءہم ویجعلون فی الصلوة نحوھا وقد
 اتخذھا اولادنا قیلا لک لعلوا وضع المسلمون مثل ذلک اما من اتخذ صلیا فی جوار
 صلی او صلی فی مقبرة فقد استظہا بروح ووصول عبادة الیہ لا للتعظیم
 او التواضع بل محض کبر و فلاح حرج عظیم تر حرجہ یعنی یہود و نصاریٰ سجدہ کرتی تھی واسطہ قبر و
 اپنی کے اور گردانتی تھے اور کو قبلہ اور متوجہ ہوتی تھے بیچ نماز کے طرف او کی مثل قبلہ
 پس تحقیق نبالیا او نہوں ثابت ہیں اس واسطہ لغت کی گئی تھی وہ لوگ اور منع کی گئے
 مسلمان مانند او کی لیکن جو شخص کچھ مسجد مسایہ صالح کی یا نماز پڑھی بیچ قبر کے
 واسطہ قصد استظہا روح اوس میت کی اور پہنچا یا عبادت السکاتہ واسطہ تعظیم
 اور نہ واسطہ متوجہ ہونی اوس میت کی پس نہیں ہے حرج او پر اوس شخص کے
 چنانچہ منقولہ بعد کسی اہل اسلام کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ نبی کو خدا کا بیٹا اور قبر کو قبلہ
 گردانی بلکہ اہل اسلام کو زیارت اہل قبور کی اس طرح پر دیگر احادیث متواتری اجازت اور
 حکم ہے عن ابن مسعود فی المشکوۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 کنت لہم من زیارۃ القبور فالان زورھا فانھا ان اھدوا النبی

و در کتب معتبره انتہی یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ان
 حضرت صلعم نے فرمایا تھا میں منع کرتا ہوں زیارت قبروں کی سنی پس اب زیار
 کر و تم افو کی پس تحقیق وہ زیارت تمہاری زیارت کا باعث ہوگی دنیا میں اور یاد دلاؤ
 ہوگی آخرت کی انتہی انصاری بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کان رسول اللہ صلعم بعدہم
 اذا اقمتم جوارحی المقابر قولوا السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین
 وانا انشدہ اللہ بکم لا یحقون نسال اللہ لنا وکم العافیۃ انتہی ابن جریر
 روایت ہے کہ کہا تھی آنحضرت صلعم سکھائی اصحاب کو جو فوت جاتی گورستان کیطریق
 کہو سلام ہو تمہاری صاحبزادہ بی بی مومنین و مسلمین کے اور یہ خدا چاہی تو تمہارے
 ساتھ ملنی والی میں مانگتی ہیں ہم واسطی تمہاری عافیت انتہی روایت کی یہ مسلم اور
 تفسیر کبیر میں اسطرح پر مقدمہ زیارت قبور کی مسطور ہے عَنْ رَسُولِ اللہ صلعم
 اِنَّهٗ كَانَ یَاْتِیْ قُبُورَ الشُّہَدَاءِ رَاسًا **سَلَامٌ عَلَیْکُمْ** فِیْ قَوْلِ سَلَامٍ عَلَیْکُمْ
 بِمَا صَدَقْتُمْ فِیْمَا بَعَثْتُمْ لَیْسَ لَکُمْ فِیْهَا اَلْمَرْبُوعُ وَکَانَ لَوْ یَفْعَلُونَ هَکَذَا اَنْتَی نَسْرِیْ
 لیجائی تھے آنحضرت صلعم آپ قبروں شہیدوں احد پر ہر برس ہر فرمائی سلام
 ہو جو تمہاری اسکی جو صبر کیا تھی احکام الہی پر پس انکی عیوض خوب کبریا تمک
 بقابت کا او چاروں فیاض بھی کرتے اسطرح انتہی اس حدیث سے تعین یوم عرس کا

معلوم ہوا ایضا چنانچہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں مرفوع ہے روایت بن عثمان
 من زار قبر ابویہ او احدہما فی کما جمعة غفر لہ و کتب بوا انتہی یعنی فرمایا جس کسے
 زیارت کی قبر باپ اپنی کی یا ایک کی دونوں میں سے بیس ہر جمعہ کی بخشش
 کیجاویگی واسطہ اوسکی اور لکھا جاوے گا وہ نیکون میں اور اس حدیث سے جواز
 زیارت قبور عورتوں کا ثابت ہی بیشتر عدم خبیث و قرع غیر مشروع حدیث
 عن عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال
 قول السلام علی اہل الدیار المؤمنین و المسلمین یرحمہم اللہ المستقدہ ملین
 مناد المستأخرین وانا انشاء اللہ بک لا محقون انتہی رواہ مسلم عائشہ رضی
 عنہا سی مرقی کہتی ہیں پوچھا میں نے کہ کیا کہوں میں ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بوقت زیارت قبور فرمایا کہ تو سلام سوچو تمپر امی صاحبہ بستی مومنون
 اور مسلمانوں کی رحمت کری اللہ تعالیٰ پہلے پریم میں سے اور پچھلے پر اور ہم
 اگرچہ ہی خدا تمہاری ساتھ ملے گی ایضا حدیث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی
 واضع ثوبی و اقول انما ہون و جی و ابی فلما دفن عمر فواللہ ما دخلتہ الا
 وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر انتہی روایت عائشہ رضی سے

فرمائی ہیں عائشہ تھی مین داخل ہوئی تھی مین گہرائی مین ایسا کہ بیچ او سکی رسول اللہ
 دفن کئی گئی تھی حالانکہ مین رکھنی والی تھی کپڑی انہوں کو اور کہتی تھی مین کہ خیریت
 وہ رسول اللہ خاند میری ہیں اور ابو بکر رضی باپ میری ہیں پس تحقیق جس وقت
 دفن ہوئی حضرت عمرؓ قسم اللہ کی نہ داخل ہوئی مین مگر در حالیکہ مین بٹنی والی تھی
 اوپر اپنی کپڑوں انہوں کو واسطہ حیا کی عمر رضی انتہی اب معانیہ اس حدیث سے مانعیت
 قبور واسطہ ذکر کی برطرف بلکہ عورات کو بھی اجازت زیارت اہل قبور ثابت
 ہوتی ہے جیسکے مقولہ ابو جعفر رضی حضرت ابو جعفر محمد باقر سلام علیہ
 آباء اللہ ام سی روایت ہے فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا زیارت قبر حمزہ می آمد و اصلا ح
 و مرست سیکر و وقبر اور ابہ سنک علامت کردہ انتہی ایضا حاکم از روایت امیر المؤمنین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ می آرد کہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا زیارت قبر حمزہ میرفت و من از
 سیکر ارد و دیگر روایت آندہ کہ بعد دوسہ روز قبر قبور شہداء را حد میرفت و من از
 سیکر ارد و دعا میخواست و گریہ سیکر و کذا فی جذب القلوب الی ديار المحبوب
 اور ظاہر ہے کہ زیارت قبور موجب قول و فعل الحکیم لا یجملو عن الحکمة بلا وجہ
 و خالی از حکمت و فائدہ نہیں ہے ایک یہ کہ معانیہ زیارت قبور سی انکو یعنی زوار کو
 موت اپنی یاد آتی ہے اور یاد کرنا موت کا باعث تزکیہ باطن اور مغفرت کامی

دوسرے یہ کہ سماعت موتے احادیث دہل سے ثابت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع في قبره تولى عنه
اصحابه انه ليستمع قرع نعالهم اما لا فليقل انه ويقول ان
كنت وتروا في هذا الرجل محمد مصطفی صلعم انتہی یہ تحقیق بندہ جس

وقت رکھا جاتا ہے پیچ قبر کی اوپر تہی سین قبری سمرای او سکی القبة نشای مردہ
اور جوتیون ہر اس یون کی اپنی اور آتی مین اوسی مردہ کو دو فرشتہ پس پہنچا
ہین وہ دونوں فرشتہ اوس مردہ کو پس کہتی ہین کیا کہتا تھا تو پیچ اس

اومی یعنی پیچہ خدا صلعم کی حق مین انتہی اور مطابق اس کے دلیل کافی قولہ
تعالی کے موجود ہی آیت اذ خلوا الافرعون اشد العذاب النار یعرضون

علیہا غدا وعسیا انتہی اللہ تعالی فرماتا ہی داخل ہو تم تابعین
فرعون سخت عذاب مین آگ دکھائی جاتی ہے اوپر اوکے صبح اور شام آتے

اگر مردی نہ سنتی قول ہمارا تمہارا تو اللہ تعالی صبح و شام عذاب مین داخل
ہونا خاص خطاب کر کے لکھو فرماتا اب چند احادیث بتھدہ ثواب رسائی موتے

عن تحریاتی مین بگویش ہوش سنو حدیث کذا فی شرح الصدور من مر علی القابر
وقرأ قل هو الله احد عشر مرة ثم ذهب اجره كذا موات واعطى من الاجر لواء

الاموات انتہی معنی جو شخص گدڑی اوپر قبرستان کی اوپر پڑی قل البدوس مرتبہ پختہ
 ثواب اوسکا واسطہ مرد و کم یا جاو گیا او کو ثواب کا ساتھ شمار و تو کی انتہی ایضا علی سجد
 بن عبادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام السعد ما انت فای الصدقة
 افضل قال الماء فحضرت ابراہیم علیہ السلام ام السعد سعیدی عبادۃ کہا ای رسول اللہ
 تحقیق مان میری گدڑی کو نسا صدقہ یعنی دینا بہتری فرمایا رسول خدا صلعم فی پانی پس کھودوا
 کنوان اور کہا یہ سبیل واسطہ ام السعد ہی روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی
 بابر فضل الصدقات و مشکوٰۃ اور حضرت ثعلبیین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
 قدس سرہ الغیر کتاب التذکرۃ الطالبین میں ترقیم فرماتی ہیں حصہ ۱۰ دیکھو احدی عشرۃ
 قل هو اللہ لا غیر ما من الاصل الذی لا یلحقہ ثناء الباقی سوال یقول اللہ ان کنت
 انت بنی علی قراتہ هذه السورة فانی ہدیت قلبی تصدک حب لعل انتہی معنی حضرت
 عوث پاک فی فرمایا پڑھی قل ہو اللہ کی بار مرتبہ اور دیگر آیات قرآن ہی اور پوچھا و
 ثواب اوسکا واسطہ تھا فقیر اور حالانکہ یہ کہی کہ اسی بار خدا یا ثابت کیا تو نے
 اوپر پڑنی اس صورت کے پس تحقیق معنی پوچھا یا ثواب اوسکا واسطہ اس حساب
 قبر کے اور یہ کتاب تجنیس کے روایت ہے لوصلی
 اوصام او اعتق او فعل شیء یکن التقربات

لیصل ثوابه الى المیت یجوز ان یصل الیہ انتہی اگر نماز پڑھے یا روزہ رکھے

یا تذکرہ کوئی لائڈی یا غلام کو یا کرب کو مے چنیر واسطہ نزدیک ہو فی یا ہو چنچے

ثواب او کا طرف مردوں کے جائز ہی اور نہ چنچا ہی ثواب او نہیں چنچوں کا

طرف او نہیں مردوں کی فقط ایضا کتاب شرح برنج کے حدیث کی نقل ہے

روی انه علیه السلام قال تفقدوا امواتکم من ملائکة القبر ولولشبق تحریر

ولنضدقوا الروح المیت قبل الدفن لیكون ذلك فدية له من یدی ملائکة

العذاب انتہی تحقیق آنحضرت صلعم فی فرمایا کہ فدیہ دو تم مردوں اپنے کو

فرشتوں قبر سی اگرچہ ادھی کھجور ہو اور صدقہ دو تم واسطہ روح مردہ کے اول

دفن کرنیسی تو کہ ہو یہ فدیہ واسطہ اوسکی ہاتون فرشتہ عذاب کی ہے اور یہ

فتاویٰ عنایت کی لکھا ہے ایضا لایاتی علی المیت لیلة اشد من الاول

فارحموا الموتی لشیء من الصدقة انتہی نہیں آتی ہے اوپر میت کی کوئے

ات سخت زیادہ رات اول سی پس رحم کرو واسطہ مردوں اپنی کے ساتھ

کسی خیر کی صدقہ سی فقط ایضا حدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قل قال

رسول اللہ صلعم ان اللہ یدخل علی اهل القبور من دعاء اهل الدرضی امتثال

لعباد وان هدیة الاحیاء لاموات الاستغفار لهم انتہی تحقیق کہ اس

داخل کرتا ہے اور صاحبون قبروں کی دعا اہل زمین کی مانند پہاروں کے
 اور تحقیق تحفہ زندون کا واسطہ مردوں کی استغفار ہی فقط اسیہ آیت
 مَا أَهْلَ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ بمقدمہ مانعت رسم ذبیحہ کفار نازل ہوئی ہے کہ کفار نامہ
 وغری لیکر جانور ذبح کرتی تھی لہذا وہ مذبح بیک حرام ہو جاتا تھا نہ یہ مانند
 مسلمانوں کے کہ جانور صدقہ عقیقہ قربانی یا فاتحہ میت ساتھ تکبیر بسم اللہ
 کی ذبح کریں اور اتباع سنت ابراہیم خلیل اللہ ملحوظ رکھیں پس جو چیز جائز کہ ساتھ
 نام اللہ کی شروع کیا وی کس طرح حرام نہیں ہو سکتی ہے مثال لحم ذبیحہ فاتحہ سا
 غیر اللہ کی دنیا محض پیا و مغالطہ ہے کیونکہ فاتحہ عبارت اور مراد خاص و پختہ
 ہوتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی شی یا کول الطعام وغیرہ کو بقدر وسعت خود طلب
 کر کی بنیت قدر اللہ اور طفیل محمد صلعم کے بعد ختم آیات قرآن ثواب اوسکا
 فلان بزرگ یا میت کی ارواح پہنچایا اور محتاجین کو کھلایا تو یہ امر کس طرح غیر
 میں داخل نہوا اور اگر بقول طاعیہ یہ امر خیر غیر اللہ میں شامل ہو جاوی تو جانور ذبیحہ
 عقیقہ کہ دانت کی بدلی دانت اٹکھ کی بدلی اٹکھ کان کی بدلی کان عرض کلشی موجود
 جامہ انسانی کا اس طرح نام لیکر جانور عقیقہ ذبح کرتی ہیں اور بعد انتقال آنحضرت
 صلعم کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سو شتر لے دی اور بعد وفات حضرت

سو قرص نان با ایصال ثواب تقسیم محتاجین ہو و سب یہ اللہ میں داخل ہوا
 اللہ بالکل قبول و فعل و تاب یہ طاغیہ غلطی ہے کہ یہ غیر اللہ میں داخل نہیں ہے اور اگر
 کوئی شخص با تمیاز و اظهار استیسا کی کہ میان چلو خانقاہ کی مسجد میں نماز پڑھیں یا حج پورے
 مسجد میں عبادت اللہ کریں یا کسی نئی چیز چاندی حلال کر کے با ایصال ثواب اہل بیت
 تقسیم کریں وہ کہ غیر اللہ میں اور عبادت اللہ باز رہی تو تحقیق اس کو سکوپر و شیطان
 کر کی اس وقت لا حول و لا قوت الا باللہ پڑھنا چاہئے کہ تمام مجتہدان فرستہ
 محدثہ اپنی کتابوں میں بموجب کم خدا و رسول تاریخ و اشعبار کو بوجہ نزول احکام
 جناب باری تعالیٰ واسطہ ملاحظہ اعمال مخلوق و تقسیم اوقات سال عام کی بہتر اور افضل
 کمین اور اوسدن کو روزہ نقل رکھنی اور سب کو بقدر وسعت سواری سود و حق لیکر
 کر نیکو واسطہ خیرات مہرات و عبادات بدنیات و مالیات کا عائدیہ حکم دین اور
 اوکی فریات براہ تعصب و عداوت کے خاص اوس بات متبرکہ کہ کو باوجود قدرت و
 استطاعت کے غلط کر کے دو تین روز بعد ایجاد نہ مخالفانہ بکرات مذہبی صرف کریں
 اور حصول نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں سچی مخالفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین
 جو فیہ فیضا حدیث قرآن ای اور چند و کان یوم الثالث من ذقات ابراہیم
 صلی اللہ علیہ وسلم بنفادی عند اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبہ و لیس فیہ مضار

من شعیر فوضها عند النبی صلعم فقیر الفاتحة وسورة الاخلاص من ثلث
 مرات الى ان قال رفع يداہ ومسح به وجهه فاملاہ بن ذر ان یقسمہا قال
 النبی ثواب هذه لابی ابراهیم انتہی یعنی تیسری دن وفات ابراہیم سپر خباب
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو ذر صحابی کجورین خشک لائی اور دودھ اوس میں پیکر
 جو کئی پڑی ہوئی تھیں پیر الی رکھیں وہ روٹیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکر الحمد
 اور قل میں بار اور دودھ و لون لائے اور نہانی اور منہ سے لے اور کہا بخشا
 یعنی اسکا ثواب اپنی بیٹی ابراہیم کو فقط اور مطابق اسکی اللہ تعالیٰ قرآن میں خود
 ارشاد فرماتا ہے اَسْتِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا كَالَّذِي احْصَاكَ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ يَقُولُونَ قَرَّبًا بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
 انتہی نہ جانو تم اوان لوگوں کہ ماری گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے
 مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنی کے کہ لائی جاتی ہیں خوشی کرتے
 ہیں بسبب اوان چیزوں کے کہ دیا اللہ نے اوان کو فضلی اپنی سے
 اور خوش خبری پاتی ہیں ساتھ اوان لوگوں کے کہ نہیں لاحق ہوئے
 فقط کوئے یوتون یہ فہم بھی کہ یہ آیت خاص بیچ حق شہیدوں
 کے ہے کیونکہ اللہ لفظ فی سبیل اللہ

فرمایا اور سبیل اللہ کے دو اقسام ہیں ایک وہ کہ جہاد میں مامور ہو جائیں
 دوسری یہ کہ نفس کشی سے اس واسطے فرمایا پیغمبر خدا صلعم فی حدیث رجنا من
 الجہاد الا صغریٰ الی الاکبر انتہی یعنی جب مراجعت فرمائی آنحضرت صلعم نے
 غزوہ تبوک سے فرمایا پھر ہم جہاد چھوٹی سے یعنی قتل کفار سے طرف جہاد بڑی
 یعنی نفس کشی کی پس دیکھو کہ نفس کسی کو پیغمبر خدا صلعم فی جہاد اکبر قرار دیا یا نہیں
 الغرض جبکہ آیات و احادیث صحیحہ سے تعین سال نبی زاریت قبور و ایصال
 ثواب عبادات مالی و بدنی و سماعت موتی بخوبی ثابت و تحقیق ہو چکی اور
 رسول مقبول فی خود فرمایا ہے حدیث الا ان رجبت شہر للہ و شعبان
 شہری و رمضان شہر حق انتہی یعنی خبر دار ہو مہینہ رجب کا خدا کا ہی او
 شعبان مہینہ میرا اور رمضان مہینہ میری امت کا ہی و جبہ اس مناسبت مشہور
 مذکور کے ذہن ناقص میں یہ گزرتی ہے کہ ماہ رجب میں جو شب معراج
 آنحضرت کو ہوئی یعنی اللہ جل شانہ فی اپنی حبیب خاص سراپا اختصا ص کو
 شدت اشتیاق میں طلب فرمایا اس واسطے ماہ رجب کو اپنا مہینہ قرار دیا
 اور ماہ شعبان میں شب برات واقع ہے جس میں کل نامہ اعمال امت کی رو برو
 آنحضرت پیش کو جاتی ہیں اس واسطے ماہ مذکور کو آنحضرت سے خصوصیت دی گئی

اور ماہ رمضان میں چونکہ لیلة القدر اور عام شبِ اجابت دعا ہونے میں
 اور اسی میں نزولِ قرآن ہوا اور تخفیفِ عذاب اور کشادگیِ ابوابِ رحمت
 انبیانِ خیر الوریٰ پر ہوتی ہے لہذا اس کو امتیازِ امامت خود قرار دیا
 حالانکہ خالقِ عظیم شہور و مہور کا خداوندِ کریم ہے نہ کہ رسولِ خدا اور امت
 انہی میں سے کسی طرح اگر ہر سال عرسِ بزرگانِ مذکور اس قدر مقرر کیا جاویں یا کسی
 تاریخ و ماہ میں کسی بزرگ کی فاتحہ مثل فاتحہ حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی
 قاسم ہر وہ کہ جن کے شان میں یہ مضمون واقع ہے ہذا قدمی علی
 رقبۃ کل اولیاء اللہ عمل میں آویں تو نفع و نفع دہاں اس سے کچھ شک و شبہ
 حال نہیں ہوتا اور استغانت و استمداد و شفاعت انبیاء و اولیاء اللہ حق ہے
 اور منکر و سکا کافر مطلق جیسا کہ خداوندِ کریم نے اپنی حبیب کے بشارتِ نفا
 میں یہ سورت نازل فرمائی آیت وَالصَّحٰی وَالنَّبِیِّ اِذَا سَجَیْ مَا وَّ دَعَاكَ رَبُّكَ
 وَمَا قُلٰی وَ لَآ خِیْرَۃَ لِّمَنْ خَیَّرَکَ مِنْ اٰلِ دُوْلٰی وَاَسْرَفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَزَحٰی
 فرمایا خداوندِ کریم نے یہی نہ چھوڑا دشمن کی پراستحکم پروردگار نے بلکہ روز بروز
 ترقی تیری منصبوں کے ہونی ہے اور آخرت میں یہ بہتری ہو گے
 کہ جیسا دنیا میں تو حکم اللہ تعالیٰ کا سبجالا کر رضا و سکی دہونڈی اسکی بدلی

عقبتی میں وہ تیری رضا مندی و سوز و گمنا اور توجہ چاہیگا وہ معطی عطا کرے گا یہاں تک
 کہ خرسد ہو جاوی تو فقط ہمیں سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حدیث اذا لادنی
 اولیٰ حدیثی فی الدنیا یعنی نہ راضی ہو گا میں یہاں تک کہ ایک کلمہ گوئی کہ
 کا ورنہ میں باقی رہ جاوی غرض شفاعت جناب رحمۃ للعالمین آیات و
 احادیث صحیحہ سی محقق ہو چکی باقی رہا مقدمہ تہجد کی جواز میں ہم آیت
 موعودہ سی آیت قال اللہ ہو مولاہ جبریل و صلی اللہ علیہ وسلم بالموءنین و املئکم
 بعد ذلک الخ یعنی اللہ تعالیٰ مددگار رسول کا ہے اور جبریل اور مثل
 حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ و جبریل و اساری اصحاب
 الہی اور فرشتہ زمینوں اور آسمانوں کی رسول اللہ کی مدد کرتے ہیں فقط
 حدیث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا تنصرون و تنزلون الا بضعاً ثکم رواہ البخاری
 انتہی یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین مدد کوئی جاتی ہو تم اور نہین زرق دئی جاتی
 تم مگر ضعیفون اپنی سے ایضاً عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغوث
 فی ضعفائکم فانما تنزلون او تنصرون بضعاً ثکم رواہ ابو داؤد انتہی یعنی فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم مجھ کو پیچ ضعیفون اپنی کی اور تحقیق زرق دئی جاتی ہو
 اور مدد کوئی جاتی ہو تم ساتھ ضعیفون اپنی کے ایضاً عن امیۃ بن خنسل عن عبد اللہ بن

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يستفتح بضعاً ليك المهاجرين لقائه شرح السنه
 یعنی تحقیق مختصر صلعم فتح طلب کرنی تھی ساتھ فقرائون مہاجرین کے فقط
 هكذا اشفا عثمان رضي الله عنه حديث قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ليشفا عثمة عثمان سبعون الفاً كلهم استوجب النار الجنة بغير حساب
 انتہی فرمایا رسول خدا صلعم نے البتہ داخل ہونگی ساتھ شفاعت عثمان رحمہ
 شترنبر آدمی ایسی کہ لائق دوزخ کے ہیں بہشت میں ہی حساب فقط اور
 حصن حصین میں یہ حدیث واقع ہے کہ وقت حاجت کی دو رکعت نماز
 نقل چکر یہ دعا پڑھی جسکی یہ الفاظ ہیں حدیث یا محمد الخ الف جہنت بلک
 الی ربی فی حاجتی ہذا لقضی انہ انتہی یعنی یا محمد صلعم بدستیکہ میں نے
 مونہ کیا تمہاری وسیلہ سی طرف پروردگار کی پیچ حاجت اپنی کی جو یہ ہے
 تاکہ برائی جاوے حاجت میری فقط اور دوسری حدیث مطابق اسی مضمون کے
 کتاب حصن حصین میں یہ موجود ہے حدیث اعیون یا عباد اللہ انتہی یعنی
 اسی بند و بند کے مدد و میری ایضا استسقی الامتک ای رسول اللہ
 مینہ بر سو او واسطہ کے اور کتاب شرح زینح بن روایت کرتی ہیں روایت
 از ملا علقاری اذا تجار لہ فی الامور فاستعینوا من اللہ العلیین یعنی جب حیران ہو

۲۸
تم نجات کاموں کے پس مدد چاہو تو ہر دن سے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا جِلْدَ الْوَرِيدِ أَنْتُمْ هِيَ أَيْ مَوْسُونَ وَرُو
اللدی اور وہ ہونڈو تم طرف اللہ کی وسیلہ فقط معاذ اللہ اگر قبول و تابہ
طاغیہ کی شفاعت و شکیہ ایہیاء و اصحاب و شہداء و صالحین اور اس امت کے
حافظ قرآن و دود و پتی چون مسلمانوں کی باوجود ہونی قرآن و حدیث کی
غیر صحیح اور ناجائز متصور کیا وی اور بعد انتقال بزرگان دین سلسلہ بیعت
قطع ہو جاوی پس اتباع قول و فعل علماء وقت و طریق پیری و مریدی
اختیار کرنا کیا ضروری بلکہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا فضول
مفتو باشد زیرا کہ برخلاف قول منکرین میں امید مغفرت و صلاحیت شفاعت
حاصل ہی پس قول و تابہ طاغیہ محض غلط اور سخن بی اصل ہے بلکہ شفاعت
و کرامات انبیاء و اولیاء الصلوٰۃ اور طریق پیری و مریدی اصدق ہے محبوب
آیت کریمہ قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَاۡعُوْنَ نَفْسَکَ اِنَّمَا یُبَاۡعُوْنَ اللّٰہَ رِیۡدَ اللّٰہِ فَوْقَ
اَیۡدِہِمْ اِنۡہِی تَحَقِّقُ وہ لو کہ بیعت کرتی تیری ہی ای محمد صلعم خزانہ بیعت
کہ وہ بیعت کرتی ہیں اللہ کو ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھوں اون لوگوں کی ہے فقط
بیشک ذریعہ اولیاء اللہ سے استدعا مطلب کرنی میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا

کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی خطا دیکھ کر پینہ بطفیل شفاعت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو فرمائی گئی اور آنحضرت صائم فی اوہیں قرنی سے
 واسطہ دعا مغفرت امت اپنی کی ارشاد فرمایا ہو حب حدیث عن عمر
 ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یا تیکم
 من الیمن یقال له او یس من لقیہ منکم فلیستغفر لکم رواہ مسلم
 فی مشکوٰۃ یعنی عمر ابن الخطاب سی روایت ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 آویگا ایک شخص یا پس تمہاری مین سی نام ہوگا او سکا او یس پھر جو شخص ملاقات
 کری او سکی تمہاری مین سی پس بتدعائی مغفرت کرای واسطہ اپنی فقط
 ایضا حدیث عن عمر ابن الخطاب قال سمعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خیال التابعین رجلا یقال له او یس فمروہ فلیستغفر لکم رواہ مسلم
 ذکرہ فی آخر الشکوٰۃ یعنی عمر ابن الخطاب سی روایت ہی کہہا کہ شامینی رسول اللہ صلی
 سی کہ بہترین تابعین سی ایک شخص ہے کہ نام ہوگا او سکا او یس کہ او اس سی کہ دعا
 مغفرت کی مانگی واسطہ تمہاری روایت کیا اسکو مسلم فی فقہ یا پس یہ طریقہ
 سنون قدیم ہی دشل کل جدید لہ یذہب باین نظر کیا متوجہ ہو
 خداوند کریم فی سہرا انجام بعض امور ات کو بہت بزرگان طریقت کے منجھ فرمایا ہو

سو اور تیر بطریق تحفہ نیاز و اخلاق کوئی چیز پیش کرتے بزرگان میں کچھ
 قیامت لازم نہیں آتی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مشکوٰۃ شریف کے
 مروی ہے حدیث قال کان اذا مر اذ اول ثمرۃ جاؤوبہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فاذا امضہ قال اللہم بارک لنا فی ثمرنا الخ یعنی صحابہ کی یہ عادت تھی کہ جب
 نیاپہل انکی ہاتھ آتا تھا تو اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 کرتی تھی آپ اسکو اکی رکھ کر یہ دعا مانگتی تھے کہ یا اللہ اس میں برکت دے
 جیسی ہم کہتے ہیں یا الہی اسی بخش اور دوسری حدیث یہ بھی عن ابی ہریرۃ
 قال لما کان یوم خیرۃ التبوک اصابت الناس بجماعۃ فقال عمر فر یا رسول اللہ
 ادعہم بفضل اذوادہم ثم ادع اللہ یعم علیہم بالبرکۃ ف قال
 نعم فدعا بنطع قبسطہم دعاء بفضل اذوادہم فجعل الرجل یحیی بکف
 ذرۃ ویحیی الاخرۃ بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ انتہی یعنی جہاوتبوک میں جیب آدمی بہو کے رہنی لگی حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کہنا یا سچا سو منگو الی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منگوایا اور اس کو چادر پر رکھا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا الہی اس میں
 برکت دے تاکہ یہ کہنا نازیا دو ہو جاوے جیسا کہ ہم مسلمان قدیم دسترخوان پر

رکبہ دعا مانگتی ہیں کہ الہی اسکا ثواب میت کو پہنچا اور اوس کو بخش اور
 بعض اشخاص اپنی عقل سی گھر کر گیتی ہیں کہ بعد حضور طعام توقف کہا
 میں منع ہے کسواسطہ کہ فاتحہ پڑھی میں ویر ہوئی ہی یہ بات ان کی بچند
 فی سنی ہے اول یہ کہ الہی دینی والینی کہلانی کی نیت نہیں کے ہی ملکہ طعا
 اوس نے رکھا ہی کہ بعد فاتحہ کہلاؤ گا پس درنصورت کہانی میں قبل از
 فاتحہ عبادت کرنی داخل تصرف و غضب اور مال جائز نہیں ہی دوسری
 کہ الہی مشکوٰۃ سی حدیث گزری ہی کہ آنحضرت فی نیا پہل رکبہ اوس کے
 سامنی دعا مانگی مجرہ کہایا وجہ تیسری یہ کہ جناب رسول فی بچاوا تو شہ سفر
 منگوایا پھر دعا مانگی بعد اوس طعام کو استعمال کیا کما صر العاقل تفسیر
 الاشارة والمعاند لا یکفی له الف آیت یعنی عاقل کو کفایت کرتا ہی ایک اشارہ
 اور عثمان کو نہیں کافی تین ہزار آیتیں۔ اور یہ جو بعض نو مسلماناں نے
 طعام شب برات وغیرہ بتائید اس حدیث کی من تشبہ بقوم فهو منهم
 کفار کی طعام پوجہ وغیرہ سی مشابہ کیا ہے محض کم فہمی کے راہ سی ہے
 بدنیو جہ کہ یہ حکم مشابہت نامہ بطور پوشاک و رسم عبادات و طرز خوش کفہ و
 ہی نہ وقت وسعت صرف واسطہ انداز و حیرات اسلوب کی مشابہت اول کو نے

قوم کفار خاص تبلیغ کے ارشیدان و بروز عرفہ و عید الفطر کے کہ جبر و مسلمانان
 کو بقدر وسعت واسطہ کرنی عبادت و خیرات مہربان و شکر عطایات پروردگار کا
 حکم ہی عبادت و خیرات مہربان ماسد مسلمانان کی نہیں کرتے ہیں اور اگر
 اندونین میں وہ لوگ بھی چم شکل مسلمانوں کی عمل کریں اس صورت میں
 سونین کو زیادہ تر مطمئن و مسرور ہونا چاہی کہ فی الجملہ کفار کے دل میں
 خدائی نبوی اسلام پیدا کری نہ یہ کہ بر شک و عداوت کفار اپنا کار خیر
 چورین موجب مثل نہی کی پرائی شکون پرائی ناک کشائی اور اگر یہ متنوع
 بنیال تشابہ اس بات کے ہی کہ کفار بہت عمدہ لباس پہنی اور تحفہ کہانا کہانی اور
 جو رو بھی رکھتی ہیں مسلمان بھی عمدہ اکل و شرب و تزیوج و ملابس کرنا ترک
 کریں تو سنا و اند گویا اوہوں نے کفران نعمت پروردگار کیا اور چون کہ کفار
 تمام کاشی جاتی اور آب گناک لاتی ہیں مسلمانان بھی کعبہ جانا اور آب زعفران لانا
 چورین اور شرف حصول زیارت کعبہ سی محرم و ربیع کیونکہ یہ تثنیہ نامہ
 تو استغفر اللہ کیا بد طریق اسلام بطور و تابعیہ طاعیہ نجدیہ کی ایجاد ہو مصر
 جو کفر از کعبہ بن خیر و کماند مسلمانان و مصداق اس حال کے کیا خوب مثل بار آئے
 قرین المطر و قفہ تحت الجوز اب یعنی بہا گاباشی اور کثرا ہو انچی پر نالہ کے

انکار کیا تا قومی اور کہو یا وجوب تقلید امام اعظم کو اور سلسلہ نقشبندیہ
 و چشتیہ و مجددیہ و صحیح الشیخ بلکہ ساری ایمان کو الحاصل غرض و مراد ان
 وہابیہ و ثانیہ کی بحالت موجودگی منافقت بخت طعام شب برات و دیگر خیرات متبر
 بجز اسکی اور کچھ نہیں معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو بائبل بحیثیت سلسلہ رانی صحبت اغنیاء
 حصول زر کر ہی ہیں تو انکو بالضرور استباک اور بخل آتا ہے کہ یہ پیسا
 ہی جو بذریعہ بخت طعام خیرات متبررات کی اغنیاء کا مدد ہائی محتاجین
 و مساکین کو خرچ ہوتا ہے اور فقیص عام پہنچا پائی کہ یہ طرح جمیلہ اظہار بیعت کے
 وہ خرچ نہونی پاوی اور کل رقم وافر ماری تا تہ اوی اور شاید کہ یہ فرقہ محمدیہ
 جو فاتحہ طعام پہ لعن کرتی ہیں تو شاید کہ یہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کہنا
 کہلانی ہو گئی اور اگر باتدار و آغاز بسم اللہ طعام تناول کرتی ہیں تو سب اللہ شاید
 کہ فرقہ محدثہ کی تردید بسم اللہ بقرآن ہی ثابت نہیں ہے اور اگر بسم اللہ بقرآن
 قرآن میں داخل صحیح و درست ہی پس مطلب فاتحہ طعام حاصل ہو ا بموجب
قول سعدی علیہ الرحمۃ کی شعر ایر باد و ماہ و خورشید و فلک کما اندہ تا تو تانے
 کہفت آبی و بخت تھری ہم ہی فاتحہ حاضر طعام سی مراد ذکر اللہ و بطنیہ
 محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کیست کہتی ہیں اور کچھ غرض و مطلب نہیں ہے

اس موقع پر قول تجہ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کی شان میں راست
 اور صادق آٹا ہی حدیث یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یا تو انکو
 من الاحادیث بما کم یسمعون ولا ایاکم فایاکم وایاکم لا یضلوکم
 ولا یفتنونکم والا صلیح روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی معنی فرمایا رسول
 صلعم تی کہ سونگی آخر زمانہ میں قریب دینی والی جو ٹیلا و نیکی تمہارے پاس
 باتیں کہ نہیں سنی تمہاری باپ دادانی پس بچو تم ان سے اور
 بچاؤ انکو آپ سی گمراہ کر نیکی تمکو اور فتنہ میں ڈالیں گے تمکو فقط اللہ تعالیٰ
 اپنی حبیب کی امت پر رحم فرمائی اور سونگی کر و قریب بچاؤی — چنانچہ
 بانعام الہی کتاب دیگر المورم ہدایت المحدثین المسکین مولود شریف و
 اعانت و ستعداد و ثواب رسائی موتی و زیارت اہل مقبرہ مفضل غنیمت چہیکہ
 نو مسلمان گمراہ کو تیار یا نہ ہدایت راہ راست پر لاؤ گی اور غالباً آئندہ ان کے
 انخواستی کسی کو گمراہ نہونی دیکھی فقط — اولاً نو مسلمانوں کو واجب و لازم
 ہی کہ اپنی تین مقلد اور پیرو کسی ایک امام کا ائمہ اربعہ سی ظاہر کریں اور مطابق
 اوسکی امتساک پکڑیں خود رو ہونا کام کی بات نہیں ہے کہ گاہی درپردہ تعارف
 و تقابیل عبدالوہاب نجدی کی جاتی ہے اور بعد میں اوسی سے انحراف

ہوتا ہی کیونکہ یہ بات بموجب حدیث صحیح کے ثابت ہی ہے

علیہ السلام یکون آخر زمان رجل یقال له نعمان ویکفی بانی

حنیفۃ یعنی اللہ تعالیٰ علی یدیدہ دینی و سنتی انتہی یعنی ہوگا آخر وقت میں

ایک مرد نام رکھا جاوے گا اوسکا نعمان اور کہنت ہو گے اوسکی ابو حنیفہ زندہ

کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی ہاتھوں میں میرا طریق میرا فقط اور درباب

تعلیم سادات و خلوص محبت اہل بیت اسطرح پر عمل کرنا چاہی حدیث مشکوٰۃ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریتہ کل بنی فہرید

و جعل ذریتی فہرید علی ابن ابیطالب انتہی فرماتی ہیں بنی صلعم تحقیق

پیدا کی اللہ بنی اولاد میری کے پیچ پشت اوسکی کے اور گردا لے اولاد

میری پیچ پشت اور ابن ابیطالب کی فقط اور حدیث دیگر میں وارد ہے

حدیث حب اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا بھا و من تخلفھا غرق

یعنی یعنی دوستی میری اہلبیت کی مانند کشتی نوح علیہ السلام کی ہے جو سوار

ہوا اوس میں یعنی اہلبیت دوستی و محبت کی پس نجات پائی اور جس نے خلاف کیا

اوسے ڈوبیا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے حدیث کر صا و قرۃ اولاد دے

الصالحون اللہ والطالحون النار انتہی یعنی نیک کرو اور توفیر کرو میرے

اولاد کے جو اوئین نیک ہیں واسطہ سعدی اور جواون میں بدکار حسین

اونکی بحیرہ اسلمی کرو کہ وہ میری ہیں فقط اور فرمایا انحقرت صلیم نے حدیث

من رای اولادی دکه یقم قیاماً فایقله بیلہ لا دوا لہ

انتہی فقط جس کسینی دیکھا میری اولاد کو اور نہ کٹر اسواسر و قد میں مستبلا

کر یکا اللہ تعالیٰ او سکوا ایسی بلابین کہ نہیں دوا او سکوا فقط اور علوی درجات انحقرت

صلیم کی یہ حدیث واقع ہے عن ابی بن کعب عن النبی صلیم قال اذ کان

یوم الفیقہ کنت امام المسلمین و خطیبهم و صاحب شفاعتہم و غیر فخر

انتہی یعنی بن کعب فی روایت کے پیغمبر خدا صلیم سے کہ فرمایا جب ہو گا دن قیامت کا

ہو گا میں پیشوا رسولو کا اور خطیب اونکا اور بخشوا فی والا اون مسین

میں سنی بخشش آپچی مانتہ ہو کی بدون فخر کی میں نے ان بابون سے

کچھ آپ کو مختصر نہیں ہے فقط بعونہ تعالیٰ تمام ہوئی کتاب تحفۃ المسلمین بحواب

غوایت المتبدین تباریح چودہویں ماہ شوال ۱۲۸۸ھ ہجری نبوی یوم و شبلیہ کو صاحب

علم و فضل کے خدمت میں التماس ہے کہ جس جا پر اس کتاب میں سہو و خطائی راہ پائی ہو

ساتھ اصلاح کی درجست کریں اور بعد ملاحظہ کما ینبغی کتاب مذکور کو اپنے منہر و تحفظ سے

تمام شد

کہ جبکہ اعادہ ذکر و برومی ان تیرہ باطنون کی کرنا فعل عیبت ہی ثبوت علوسے
مراتب بزرگان مذکورہ بالا میں سند دادہ پیری مولوی اسماعیل صاحب دلیل

ہیں ہے فقط تمام شد

محب

الحمد والمنة کہ کتاب تحفۃ المسلمین بحواب

نوائت المبتدین بصحت تمام اختتام

کو پونچی اور مطبع حسنی میں باقی تمام

حسن خان کی طبع ہو

بعد ملاحظہ رسالہ مذکور کی یہ چند سطریں جمیع مسلمانان کی رفع شک و اتمام حجت

منکرین کی تحریر کیجاتی ہیں زیارت قبور مرد و ن کو اور عورتوں کو بشرط عدم

جنس و قریع و عدم انکشاف ستر اور محفل مولود شریف بشرط عدم موجودگی منکاب

چنانچہ دلیل جواز سرور کی پیچ مداح البنوت اور فتاویٰ شیخ جلال الدین سیوطی

اور مواہب لدنی اور قول مولوی اسحاق صاحب ثابت و ظاہری اور ثواب

رسائی فاتحہ و درود برای موتی و ایصال ثواب و بیجا قول صاحب خیر ایتہ

الروایت اور تفسیر غریبی اور قول مولو کے اسمعیل صاحب سی بیج
 صراط المستقیم کی اور جواز ایصال ثواب حلوا مشب برات کا اور تعین ذلکا
 اور ثواب طعام گیارہین حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کا بشرط
 رفع شرک جائزی اور منع کرنیوالا اوسکا بدعتی اور خارج اہل سنت والجماعت
 ہی اور یہ جو انکی کلام سی ثابت ہوتا ہی کہ زیارت قبوری قطعاً منع فرمایا غلط محض
 کیونکہ جس حدیث کو اونہوں نے تائید قول اپنی کی گوانا ہی لعن الرسول صلعم
 علی زیارت القبور یہ انکی مغالطہ ہی اور سر اسرزی فہمی اسلمی کہ اس حدیث میں
 فی الجملہ مانعت زیارت قبور عورات کو مستبطل ہوتی ہے نہ کہ مردوں کو فہمدا یہم
 حدیث منسوخ ہی بحکم حدیث مشکوٰۃ فالان زورھا و دیگر حدیث ما لیشدہ
 ادخلی البیٹی الذی سی اور استواء و اعانت اولیا الدین بحکم حدیث موجودہ
 حصن حصین اعیونی یا عباد اللہ اور شیخ عبدالحق فی بیج ترجمہ
 مشکوٰۃ شریف اور بیج جذب القلوب کے اور شاہ عبدالغیر نے بیج تفسیر
 سورہ الحجر وغیرہ کے درست لکھا ہے بشرط عدم استقلال فقط

سید بی بی الدین پیشوا رشد با بصیرت	طہران کتابخانہ		دار و امین پیشوا محمد تقی
--	-------------------	--	---------------------------------